سوال

لڑکیوں کا ناخن بڑھانا

جواب

سوال : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کافی لڑکیاں اپنے ہاتھوں کے کچھ یا ایک دو ناخن بڑھا دیتی ہیں اس بارے میں شریعت مطہرہ کے کیا احکامات ہیں ؟

جواب : ناخن کاٹنا سنن فطرت میں سے ہے اور ہمیں اس کا حکم دیا گیا ہے اور اگر ناخن اتنے لمبے ہو جائیں کہ جانوروں سے مشابہت ہو تو یہ ممنوع ہے ۔
شیخ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں :
سوال ؛ مردوں اور عورتوں کے لیے ناخن لمبے کرنے کا حکم کیا ہے، اور اگر ایسا کرنا حرام ہے تو اس حرمت کی حکمت کیا ہے ؟
الحمد للہ :
ناخن تراشنے فطرتی سنت میں داخل ہوتے ہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" پانچ چیزیں فطرتی ہیں : ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، مونچھیں کاٹنا، اور ناخن تراشنا، اور بغلوں کے بال اکھیڑنا "

اسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کا ہے

اور ایک دوسری حدیث میں دس فطرتی سنتیں بیان ہوئی ہیں جن میں ناخن تراشنا بھی شامل ہے

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مونچھیں کاٹنے، اور ناخن تراشنے، اور بغلوں کے بال اکھیڑنے، اور زیر ناف بال مونڈنے میں وقت کیا کہ ہم انہیں چالیس یوم سے زیادہ نہ چھوڑیں "

اسے امام احمد، امام مسلم، اور امام نسائی نے روایت کیا ہے، اور یہ الفاظ احمد کے ہیں

اس لیے ناخن نہ تراشنے والا شخص فطرتی سنتوں میں سے ایک سنت کا مخالف ہے، اور اس میں حکمت صفائی و ستھرائی ہے، کہ ناخنوں کے نیچے میل کچیل جمع ہو جاتی ہے، اور پھر اس میں کفار کی مشابہت سے بھی اجتناب ہے جو اپنے ناخن لمبے رکھتے ہیں، اور پھر حیوانوں اور وحشی جانور جن کے لمبے لمبے ناخن ہوتے ہیں ان سے بھی مشابہت نہیں ہوتی ۔

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء **(173/5).**

آج عورتوں کی اکثریت ناخن لمبے رکھ کر پھر انہیں مختلف قسم اور رنگارنگ نیل پالش سے رنگ کر وحشی جانوروں اور کفار کی مشابہت میں پڑی ہوئی ہے، اور یہ منظر انتہائی قبیح اور غلط نظر آتا ہے، اور ہر عقل مند اور سلیم فطرت رکھنے والے شخص کو اس سے نفرت پیدا ہوتی ہے، اور اسی طرح بعض لوگوں کی بری عادت یہ بھی ہے کہ وہ اپنا ایک ناخن لمبا رکھتے ہیں ۔

یہ سب فطرتی سنت کی واضح اور بین مخالفت ہے، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں سلامتی و عافیت نصیب فرمائے، اللہ تعالی ہی صحیح اور سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے ۔

والله اعلم۔